Paigham Sulh, 9 March 1928

www.abdulhaq.info/articles/hinduism/

Part 2: (Continued from PS, 6 March 1928

ویدوں کے رشی

(مولانا عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت کے قلم سے)

(گزشتہ سے پیوستہ)

عجیب بات یہ ہے کہ جناب آندر کی معشوقہ بھی یہی مینکا سمجھی جاتی ہے چنانچہ ان کے حسن وعشق کا قصہ بہت سی مستند کتابوں میں مرقوم ہے۔ رگوید منڈل ۱ سوکت ۵۱ منتر ۱۳ سے بھی سائنا چاریہ نے بطور کنایہ یہی مطلب نکالا ہے لیکن شڑونش برہمن میں اس کی پوری پوری تفصیل موجود ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اندر دیوتا راجا ورکھن اشو کی بیٹی پر عاشق ہو گیا۔ اور اس کو اپنے قابو میں لانے کے لئے راجا مذکور کی بیوی کی شکل اختیار کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لئے شتپتھ برہمن جیسی مستند کتاب کے کانڈ ۳ ادھیا ۳ برہمن کنڈکا ۱۸ اور رگوید ۱/۵۱ میں اندر کو ورکھن اشو کی بیوی کہا گیا ہے۔

وشوامتر برہمن کیسے بن گیا

رشی وشوامتر کے متعلق سناتن دھرم والوں اور آریہ سماج میں ایک معرکۃ الآرا بحث یہ بھی ہے کہ وشوامتر کشتری خاندان سے نسبت رکھتا ہوا برہمن کیسے بن گیا۔ کیونکہ از روئے دھرم شاستر اور مستند روایات و قوانین ویدک دھرم کوئی کشتری، ویش، اور شودر برہمن نہیں بن سکتا۔ جیسے گدھے کا گھوڑا بن جانا ناممکن ہے اسی طرح ایک ذات والے کا دوسری ذات میں آنا بھی ناممکن ہے ایک طرف تو منو یہ کہتا ہے

برہمنم دش ورشم تو شت ورشم تو بھومی پم
پتا پترو دجانیات برہمن استو تیوہ پتا

کہ دس برس کا برہمن اور سو برس کا چھتری دونوں باپ بیٹے کی طرح باہم ادب آداب ملحوظ رکھیں دس برس کا برہمن لڑکا باپ اور سو برس کا چھتری بیٹے کا رتبہ رکھتا ہے۔ دیکھو منوسمرتی ادھیا ۲ اول۔ اشلوک ۱۳۵۔

دوسری جگہ منو کا یہ بھی ارشاد ہے کہ "گادھی کا بیٹا عاجزی اختیار کرنے کی وجہ سے کشتری کا بیٹا ہوتے ہوئے برہمن بن گیا۔" (منو ۷/۴۲)

یہ ایک حقیقت ہے کہ منوسمرتی کی بنا پر ورن پیدائش کے لحاظ سے ہے جو شخص برہمنوں کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ وہی برہمن ہے اور جو کشتری ماں باپ کے گھر پیدا ہوتا ہے وہی کشتری ہے۔ اور یہ ذات پات کی حد بندی ایشور کرت (خدا کا فعل) سمجھی جاتی ہے اس کو توڑنے والے کے لئے سخت وعید ہے۔ اور راجا کو حکم ہے کہ وہ اپنے ملک میں اس حد بندی کی حفاظت کرے۔ کوئی کشتری برہمن کا اور کوئی ویش کشتری کا اور شودر ان تینوں کا پیشہ اختیار نہ کرنے پائے اگر ایسا کرے تو اس کو سخت سزا دے۔ اور اگر راجا ایسا نہیں کرے گا اور اس امر کی دیکھ بھال میں سستی کرے گا تو اس کی سلطنت کی خیر نہیں

یہ منو کے دسویں ادھیاء کا خلاصہ ہے

گادھی کا قصہ

سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے (یجروید بھاشیہ کے تیسویں باب میں) ذات کو پیدائش سے تسلیم کیا ہے رسوت اور پولکس وغیرہ ذاتوں کو بلحاظ پیدائش کے پیشہ اختیار کرنے کا ذکر کیا ہے ویدوں میں قدم قدم پر ورن سورن (ذات اور اپنی ذات) کی الجھنیں موجود ہیں جس کے متعلق یہاں بحث کرنے کی گنجائش نہیں۔ آریہ مہاجیوں کے ہاتھ میں دو تین قصوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ ان میں سے ایک قصہ وشوامتر کا بھی ہے۔ کہ وہ چھتری ہو کر برہمن بن گئے۔ قطع نظر اس کے کہ یہ قصہ عقل و دانش کی میزان میں کتنا وزن رکھتا ہے۔ اس پر بار بار زور دیا جاتا ہے کہ بھنگی اور چمار بھی وید پڑھ کر چند سالوں میں برہمن بن سکتے ہیں۔ کیونکہ وشوامتر کشتری ہو کر برہمن بن گئے۔ اس لئے اس بحث کو طے کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس قصہ کو مہابھارت کی زبان سے من وعن سن لیا جائے۔ تاکہ لوگ یہ اندازہ کر سکیں کہ اس قصہ کی حقیقت کیا ہے اور اس کا پایہ کتنا۔

کشک کا بیٹا گادھی اپنے ہاں بیٹا پیدا ہونے کی خواہش میں بن باسی ہو گیا۔ اس اثنا میں اس کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ستیہ وتی رکھا گیا۔ اس کی شادی چیون رشی کے بیٹے رچیک رشی سے ہو گئی۔ شادی کے بعد ستیہ وتی کی ماں نے کہا کہ تیرا خاوند رچیک بڑا عابد و زاہد ہے۔ اس سے عرض کیجو کہ مجھ کو بھی ایک بیٹا دیدے ماں کی یہ عرضداشت ستیہ وتی نے اپنے خاوند کے گوش گزار کی رشی مہاتما نے قبول کی اور بطور عمل یہ ٹوٹکا بتا دیا کہ پاک ہونے پر تیری ماں پیپل کے درخت کی پوجا کرے۔ اور تو درخت گولر کی پرستش کیجو اور ساتھ ہی دو پنڈیاں (ایک قسم کا لڈو) علیحدہ علیحدہ نشانات سے نشان کر کے حوالے کیں۔ اور ارشاد کیا کہ ان میں سے ایک برہمن بیٹا پیدا کرنے والی تو کھا لینا اور کشتری بنانے والی اپنی ماں کو دیدینا۔ اس سے تم دونوں حاملہ ہو جاؤ گی۔ اس کے بعد ماں بیٹیوں نے آپس میں کچھ سمجھوتہ کیا اور اپنے اپنے درخت اور پنڈیاں کو اول بدل کر لیا۔ رچیک رشی آخر رشی تھے۔ بیوی کا حمل دیکھ کر ہی بھانپ گئے اور خفا ہو کر بولے معلوم ہوتا ہے پنڈیوں میں اول بدل ہو گیا ہے۔ نہ صرف پنڈیوں میں بلکہ درخت کی پوجا میں بھی برعکس کاروائی ہوئی ہے۔ اے ستیہ وتی میں نے تیری پنڈی میں کامل برہمن پن رکھا تھا اور تیری ماں کی پنڈی میں پورا کشتری پن رکھا تھا جس سے تیرا بیٹا برہمن پیدا ہو۔ اور تیری ماں کی گود میں کشتری ہو۔ تم نے کس لئے آپس میں اول بدل کر لیا۔ اب اس الٹ پلٹ سے تیری ماں کے گھر میں برہمن بیٹا پیدا ہو گا اور تیرے گھر میں کشتری جنم لے گا۔ اپنی ماں کی پٹی پر یہ تو نے اچھا نہیں کیا۔ یہ سن کر ستیہ وتی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی۔ اور کچھ دیر بعد جب اس کو ہوش آیا تو اس نے اپنے خاوند سے منت سماجت کی مگر تیر (کمان) سے نکل چکا تھا بیٹی کے گھر میں جمدگنی پیدا ہوا اور ماں کی گود کو وشوامتر جیسا رشی ملا۔

ویدک دھرم میں فضیلت پیدائش ہی سے ہے

اس قصہ کی بنا پر وشوامتر اگرچہ پیدائش ہی سے ایک گونہ برہمن پیدا ہوا۔ اور یہ فی الحقیقت رچیک رشی کی ساری کرامت تھی۔ یا ماں کی غلطی تھی کہ اس نے برہمن بننے کا مصالحہ بدل کر کھا لیا۔ تو بھی وشوامتر کامل برہمن نہ بن سکا اور وششٹ رشی کے مقابلہ میں جو برہمن تھا۔ اس کی منتر پڑی کسی کام نہ آئی۔ اور وہ شکست کھا گیا۔ اور یہ اثر اس خون کا تھا جس سے اس کا جسم ماں کے پیٹ میں بنا تھا۔ چنانچہ بالآخر وشوامتر کو اس پیدائشی اثر کو دور کرنے کے لئے رامائن کہتی ہے کہ دس ہزار برس تک سخت سے سخت ریاضتیں اختیار کرنا پڑیں۔ اس واقعہ سے ذات بدل جانے کا خیال پیدا کرنے والے آریہ غور کریں کہ یہ ذات کی تبدیلی کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ قصہ بذات خود اس خیال کی لغویت اور خلاف مذہب ہونے کو پکار پکار کر بتلا رہا ہے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ایسا ہو سکتا ہے تو بھی یہ بات کوئی مذہبی اصول نہیں بن سکتی۔ اتنے بڑے عظیم الشان اصول کو ثابت کرنے کے لئے تاریخ سے کسی ظنی اور غیر معقول واقعہ کو پیش کرنا آریہ سماج کے خیال کی کمزوری کو ثابت کرتا ہے۔ برہمن اور کشتری کا ایک ہو جانا یا ساتھ ساتھ چلنا یہ وہ خواب ہے جو آریہ ورت میں ویدوں کے زمانہ سے لے کر آج تک کسی کو دیکھنا نصیب نہ ہوا تھا۔ ایک رشی اس خیال کو جس حسرت بھری تمنا سے دیکھنا چاہتا ہے وہ خود ویدوں میں مذکور ہے۔

یتر برہم چ کشترم چ سمینچو چرتہ سہ۔ تم لوکم پنیم پرگیشیم یتر دیوا سہ اگنینا۔

جہاں برہمن اور کشتری مل کر ساتھ ساتھ چلتے ہیں اس مقدس ملک کو میں جانوں جہاں دوسرے دیوتا اگنی کے ساتھ پھرتے ہیں۔

برہمن اور کشتری تو انسان ہیں ان انسانوں کے علیحدہ علیحدہ دیوتا بھی ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر نہیں رہ سکتے۔ اگنی برہمنوں کا دیوتا اور اندر کشتریوں کا دیوتا ہے لیکن پروہت (عبادات میں امام) ہونے کے قابل صرف اگنی ہی ہے۔ جس طرح دیوتاؤں میں اگنی پیش امام ہے اسی طرح انسانوں میں پروہت برہمن ہے۔